

## 5.1 عمومی جائزہ

مالی سال 10ء کی تیسری سہ ماہی کے میزانیہ اعداد و شمار ابھی دستیاب نہیں ہیں تاہم ابتدائی معلومات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالیاتی شعبہ دباؤ کا شکار ہے اور اس بات کا امکان ہے کہ حکومت بجٹ خسارہ ہدف کے اندر نہیں رکھ سکے گی۔ اگرچہ مالی سال کی تیسری سہ ماہی میں ایف بی آر کے ٹیکسوں کی وصولی میں بہتری آئی ہے اور اسٹیٹ بینک کے منافع، اور اتحادی سپورٹ فنڈ کی مد میں 349 ملین ڈالر ملنے سے غیر ٹیکس محاصل میں اضافہ ہوا ہے لیکن بجٹ میں مقررہ ہدف سے زائد سرکاری اخراجات کی وجہ سے بجٹ خسارے کی سطح بلند رہنے کا امکان ہے۔

م 10ء کی پہلی ششماہی میں ایف بی آر کے محاصل میں کمی کے بعد تیسری سہ ماہی میں اس کی کارکردگی بہتر ہوئی ہے اور ٹیکس وصولیوں میں 26 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ تاہم، م 10ء کے بقیہ مہینوں میں ایف بی آر کے لیے ٹیکس محاصل کے ہدف کا حصول دشوار ثابت ہوگا کیونکہ اس کے لیے اسے چوتھی سہ ماہی میں سال بسال 37.6 فیصد کی نمو حاصل کرنا ہوگی تاکہ وہ ٹیکس وصولیوں کا 1.38 ٹریلین روپے کم مقررہ سالانہ ہدف حاصل کر سکے۔ گذشتہ پانچ برسوں کے دوران آخری سہ ماہی میں ٹیکس محاصل کی اوسط نمو 15.7 فیصد رہی ہے۔

جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران بڑھتے ہوئے میزانی عدم توازن کے بڑے حصے کی مالکاری بینکاری نظام نے کی جس سے نجی سرمایہ کاری میں کمی کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ حکومت کو، جسے سلامتی کے امور پر بھاری اخراجات اور بیرونی مالکاری میں شدید کمی کا سامنا ہے، مالیاتی صورتحال بہتر بنانے کے لیے اقدامات کرنا ہوں گے۔ حکومت نے عندیہ ظاہر کیا ہے کہ وہ ان مالیاتی خطرات سے نمٹنے کے لیے غیر ترجیحی ترقیاتی اخراجات میں کٹوتی کرے گی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بنیادی سرکاری اشیاء و خدمات کی فراہمی کے لیے ضروری ہے کہ حکومت ٹیکسوں کی بنیاد کو وسیع کرنے کے لیے ہنگامی بنیادوں پر کام کرے۔ ابھی یہ دیکھنا باقی ہے کہ آیا ایف بی آر کی جانب سے جنرل سیلز ٹیکس کی جگہ ویلیو ایڈڈ ٹیکس (وی اے ٹی) متعارف کرانے سے ٹیکس بنیاد کو وسیع کرنے اور محصولاتی نظام میں خامیوں کو دور کرنے میں مدد ملتی ہے یا نہیں۔

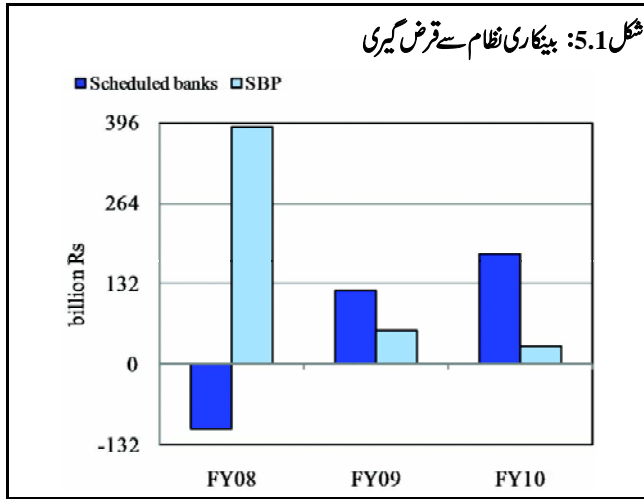
5.2 ملکی میزانیہ مالکاری<sup>1</sup>

جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران ملکی ذرائع سے 535.3 ارب روپے کی میزانیہ مالکاری کی گئی جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 321.2 ارب روپے تھی۔ مالیاتی خسارے میں اضافے کے ساتھ ساتھ ملکی ذرائع سے مالکاری میں تیزی سے اضافے کا اہم سبب بیرونی ذرائع سے مالکاری میں کمی ہے۔ میزانیہ مالکاری کے ملکی ذرائع کے غیر بینک حصے میں مستحکم اضافہ ہوا ہے اور جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران ملکی ذرائع سے مجموعی میزانیہ مالکاری بڑھ کر 60.6 فیصد ہو گئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 44.7 فیصد تھی۔ اس مدت کے دوران بینکاری نظام سے مالکاری میں سال بسال 19.6 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

<sup>1</sup> یہ سیکشن زیادہ تر اسٹیٹ بینک کے تخمینوں پر مبنی ہے جنہیں زرعی جائزے اور ملکی قرضوں کے واجب الادا حجم سے حاصل کیا گیا ہے کیونکہ وزارت خزانہ کے اعداد و شمار آخر مئی 2010ء تک دستیاب ہوں گے۔ میزانیہ مالکاری کے اعداد و شمار میں بھی بینکاری نظام میں حکومتی امانتوں کے اثرات کو مد نظر رکھا جاتا ہے جبکہ قرضوں کے اعداد و شمار کو مد نظر نہیں رکھا جاتا۔

## بینکاری نظام سے مالکاری<sup>2</sup>

جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران بینکاری نظام سے 210.8 ارب روپے کی خالص میزانیہ مالکاری حاصل کی گئی جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 176.2 ارب روپے تھی۔ اگرچہ گزشتہ برس کے مقابلے میں اسٹیٹ بینک سے سرکاری مالکاری میں کمی آئی ہے تاہم معاشی استحکام پروگرام کے آغاز کے بعد یہ پہلی مرتبہ آئی ایم ایف کی نافذ کردہ سہ ماہی حد سے تجاوز کر گئی۔ جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے نئے ایم آر ٹی بیز کے اجرا کے ذریعے حکومت کو 66.8 ارب روپے فراہم کیے۔ تاہم، اس مدت کے دوران خالص میزانیہ مالکاری 30 ارب روپے رہی کیونکہ اسٹیٹ بینک کے پاس حکومتی امانتیں (بشمول دیگر امانتیں) 36.8 ارب روپے کی تھیں (دیکھئے شکل 5.1)۔



جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران حکومتی وثیقہ جات کے ذریعے جدولی بینکوں سے 261.2 ارب روپے کی مالکاری حاصل کی گئی جو کہ ایک سال قبل ان ہی مہینوں میں حاصل کی جانے والی مالکاری سے دگنی سے زائد ہے۔ حکومتی وثیقہ جات کے ذریعے جدولی بینکوں سے مالکاری میں اضافہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ نجی شعبے کے پُرخطر قرضوں کے مقابلے میں خطرے سے پاک حکومتی وثیقہ جات کو ترجیح دے رہے ہیں۔ جدولی بینکوں کے پاس حکومتی امانتوں میں اضافے نے خالص

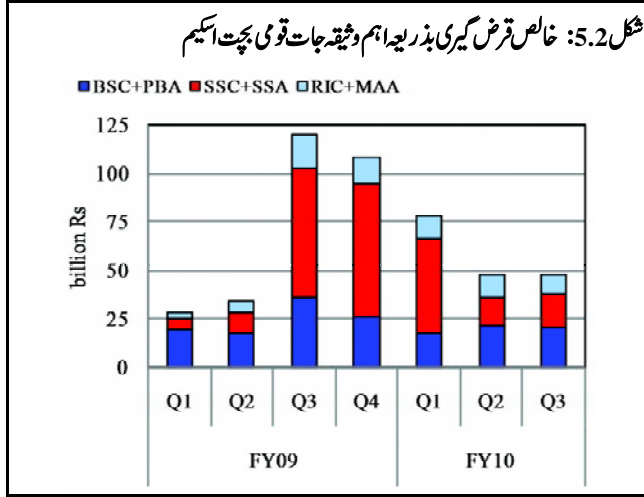
مالکاری کو 180.8 ارب روپے تک محدود کر دیا۔ اگرچہ اسٹیٹ بینک سے مالکاری میں کمی گرانی کے دباؤ پر قابو پانے میں کسی حد تک مدد دے گی، جدولی بینکوں سے حکومتی مالکاری بڑھنے کے سیالیت پر منفی اثرات مرتب ہوں گے اور اس سے شرح ہائے سود پر دباؤ بڑھ جائے گا۔

## غیر بینک ذرائع سے مالکاری

م س 10ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران قومی بچت اسکیموں (بشمول پرائز بانڈز) کی خالص وصولیاں گزشتہ برس کی اسی مدت سے کم رہیں۔ تاہم، م س 10ء کی پہلی دوسہ ماہیوں میں خالص وصولیاں بلند رہیں جس کے باعث جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران قومی بچت اسکیموں سے خالص مالکاری بڑھ کر 169.4 ارب روپے ہو گئی جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 163.6 ارب روپے تھی۔

جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران قومی بچت اسکیموں میں بہبود سیونگز سروسٹیکلیٹس (بی ایس سی) اور پنشنرز بینیفٹ اکاؤنٹ (پی بی اے) سے میزانیہ

<sup>2</sup> بینکاری نظام سے میزانیہ مالکاری کو نقد بنیادوں پر لیا جاتا ہے اور اس لیے یہ حکومتی مالکاری کے اعداد و شمار سے مختلف ہو سکتے ہیں جنہیں زرو قرضہ کے سیکشن میں دیا گیا ہے جس میں اعداد و شمار کی پینٹس واجب الوصول کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔



مالکاری کے لیے 59.2 ارب روپے حاصل ہوئے جو گزشتہ برس کے مقابلے میں 14.7 ارب روپے کم ہے (دیکھئے شکل 5.2)۔ اسٹیشن سیونگزر سرٹیفکیٹس (ایس ایس سی) اور اسٹیشن سیونگزر اکاؤنٹ (ایس ایس اے) دونوں سے جتنی رقم حاصل ہوئی وہ گزشتہ برس کے لگ بھگ تھی۔ حکومت نے جنوری 2010ء میں قومی بچت اسکیموں میں ایک نیا وثیقہ نمیشنل سیونگزر بانڈز جاری کیا جس کے ذریعے مارچ 2010ء تک 3.7 ارب روپے جمع کیے جاسکے۔

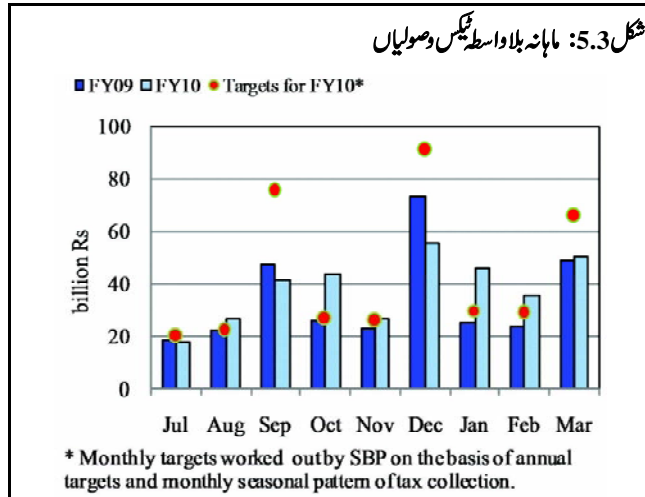
### 5.3 ایف بی آر ٹیکس وصولیاں

م س 10ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ایف بی آر نے ٹیکس محاصل میں عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا جس کا اہم سبب بلا واسطہ ٹیکسوں، اور درآمدات پر مبنی بلا واسطہ ٹیکس وصولیوں میں اضافہ ہے۔ جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران کی جانے والی وصولیاں بجٹ کے سالانہ ہدف کا 65.9 فیصد رہیں (دیکھئے جدول 5.1)۔ ایف بی آر کو سالانہ ہدف حاصل کرنے کے لیے م س 10ء کے باقی مہینوں میں ماہانہ اوسطاً 157 ارب روپے ٹیکس جمع کرنے ہوں گے۔

### بلا واسطہ ٹیکس وصولیاں

بلا واسطہ ٹیکسوں کی وصولیوں میں نمو جو کہ م س 10ء کی پہلی ششماہی میں بے حد معمولی سطح پر تھی، جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران بڑھ کر 11.3

جدول 5.1: جولائی تا مارچ کے دوران ایف بی آر کا خالص جمع کردہ ٹیکس							
ارب روپے، تہذیبی فیصد میں							
سال بسال تبدیلی		سالانہ ہدف کا فیصد		جمع شدہ خالص رقم		سالانہ ہدف	
م س 10ء	م س 09ء	م س 10ء	م س 09ء	م س 10ء	م س 09ء	م س 10ء	م س 09ء
11.3	19.4	60.5	61.7	342.3	307.6	565.6	498.9
11.8	20.2	69.7	67.6	567.3	507.5	814.4	751.1
15.6	24.2	74.3	68.3	371.2	321.1	499.4	469.9
4.2	31.1	55.2	72.3	84.4	81.0	152.8	112.0
6.0	3.4	68.9	62.3	111.7	105.4	162.2	169.2
11.6	19.9	65.9	65.2	909.6	815.1	1,380.0	1,250.0
ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو							



فیصد ہو گئی۔ جنوری تا مارچ 2010ء کے دوران بلاواسطہ ٹیکسوں کی وصولی گذشتہ برس کی اسی مدت سے زیادہ رہی ہے۔ ایف بی آر کی جانب سے اکٹم ٹیکس ریٹرنز جمع کرانے کی حتمی تاریخ میں توسیع کا اعلان اس کا اضافے ایک سبب ہے۔<sup>3</sup>

ایف بی آر کی انتظامیہ نے ٹیکسوں کی ادائیگی کے ایڈوانس نظام میں تبدیلی متعارف کرائی ہے جس کے مطابق سہ ماہی ایڈوانس ٹیکس کی ادائیگی آئندہ ماہ کی 15 تاریخ تک کی جاسکے گی۔ اس کے نتیجے میں ہر سہ ماہی کے آخری مہینے میں بلاواسطہ ٹیکس وصولیوں میں کمی اور اس سے اگلے مہینے میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے جیسے اکتوبر 2009ء، جنوری 2010ء اور متوقع طور پر اپریل 2010ء (دیکھئے شکل 5.3) میں۔

گئی۔ اس کے نتیجے میں ہر سہ ماہی کے آخری مہینے میں بلاواسطہ ٹیکس وصولیوں میں کمی اور اس سے اگلے مہینے میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے جیسے اکتوبر 2009ء، جنوری 2010ء اور متوقع طور پر اپریل 2010ء (دیکھئے شکل 5.3) میں۔

### بالواسطہ ٹیکس وصولیاں

جدول 5.2: جولائی تا مارچ کے دوران خالص جمع شدہ بالواسطہ ٹیکس				
ارب روپے، تبدیلی فیصد میں				
شرح نمو		جمع شدہ رقم		
م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	
11.6	3.7	294.0	263.3	درآمدات
17.4	3.9	172.9	147.3	سیلز ٹیکس
-12.1	4.2	9.4	10.7	وفاقی ایکسائز ڈیوٹی
6.0	3.4	111.7	105.4	کنسم ڈیوٹی
11.9	44.9	273.3	244.2	ملکی
14.0	48.7	198.3	173.9	سیلز ٹیکس
6.7	36.3	75.0	70.3	وفاقی ایکسائز ڈیوٹی
11.8	20.2	567.3	507.5	جمع کردہ مجموعہ
ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو				

م 10ء کی تیسری سہ ماہی کی بالواسطہ ٹیکس وصولیوں میں بہتری آئی ہے جس کی اہم وجہ درآمدی ذریعے سے ٹیکس وصولی بڑھنا ہے (دیکھئے جدول 5.2)۔ جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران بالواسطہ ٹیکس وصولیاں بجٹ کے سالانہ ہدف کے 69.7 فیصد تک پہنچ گئیں جو سال بسال 11.8 فیصد نمو کو ظاہر کرتا ہے۔ بالواسطہ ٹیکسوں میں سیلز ٹیکس کی کارکردگی حوصلہ افزا رہی۔

### سیلز ٹیکس

جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران سیلز ٹیکس وصولیوں میں سال بسال 15.6 فیصد نمو ہوئی جبکہ جمع کی گئی رقم سالانہ ہدف کا 74.3 فیصد رہی۔ اس

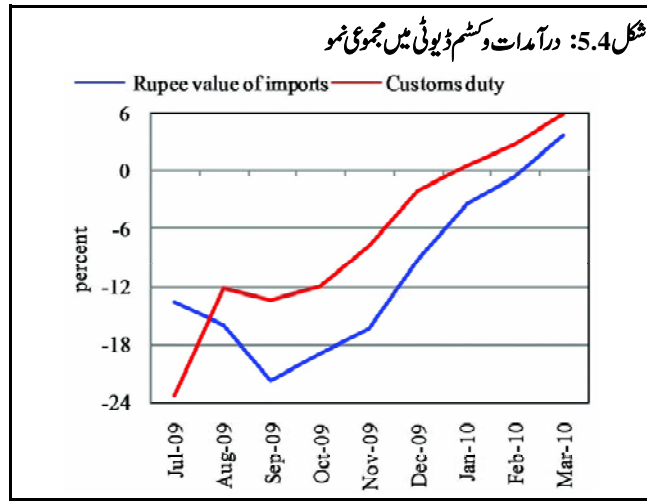
<sup>3</sup> ایف بی آر نے اکٹم ٹیکس ریٹرنز جمع کرانے کی تاریخ میں 25 جنوری 2010ء تک توسیع کی جس کے نتیجے میں جنوری 2010ء میں بلاواسطہ ٹیکس وصولیوں میں اضافہ ہو گیا۔

میں درآمدات کے سیلزنیکس کا حصہ رہا ہے جس میں جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران 17.4 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس میں 3.9 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اگرچہ ملکی اشیا و خدمات سے سیلزنیکس کی وصولیاں گزشتہ برس کے مقابلے میں اب تک حوصلہ افزا نہیں ہیں تاہم، معیشت کی بحالی کے ساتھ ساتھ بجلی کے نرخوں میں اضافے سے توقع ہے کہ آئندہ مہینوں میں ملکی ذرائع کی وصولیوں میں اضافہ ہوگا۔

#### وفاقی ایکسائز ڈیوٹی (ایف ای ڈی)

جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران ایف بی آر کے تمام ٹیکسوں کے مقابلے میں وفاقی ایکسائز ڈیوٹی میں سب سے کم نمو ہوئی۔ م 10ء کی ابتدائی دوسرے ماہیوں کے مقابلے میں تیسری سہ ماہی میں ایف ای ڈی کی وصولیاں معمولی سی کم رہیں جو ایف بی آر کے دیگر ٹیکسوں کے برعکس صورتحال ہے۔

#### کسٹم ڈیوٹی



کسٹم ڈیوٹی کی وصولیوں میں نمو جو کہ م 10ء کی پہلی ششماہی تک منفی رہی تھی، جنوری 2010ء میں مثبت ہو گئی چنانچہ جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران اس میں مجموعی طور پر 6 فیصد نمو ریکارڈ کی گئی۔ یہ صورتحال روپے کی درآمدی قدر میں ہونے والی حالیہ نمو سے ہم آہنگ ہے (دیکھئے شکل 5.4)۔ درآمدات کسٹم ڈیوٹی کی بنیاد ہیں، درآمدات میں اضافہ نہ ہونا اور اس کے مقابلے میں کسٹم ڈیوٹی میں نمو اس کی نرالی نوعیت کو ظاہر کرتی ہے تاہم، اس ٹیکس کی حقیقی کارکردگی کا تجزیہ قابل ڈیوٹی اور ڈیوٹی سے مستثنیٰ درآمدات کی تفصیلی معلومات سے کیا جاسکتا ہے جو فی الحال دستیاب نہیں۔

#### 5.4 ملکی قرضہ

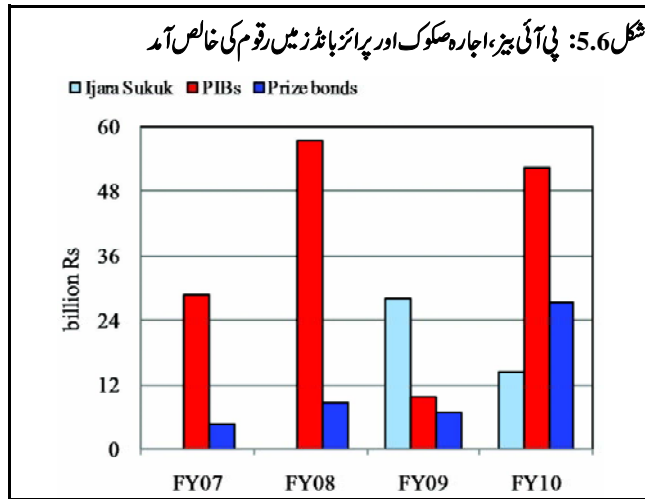
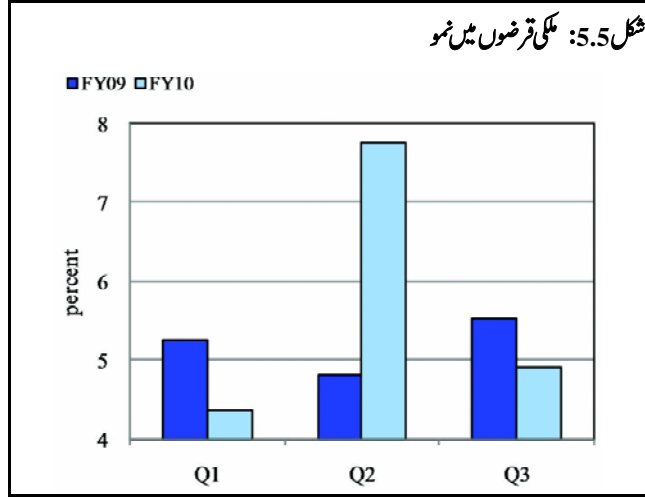
م 10ء کی دوسری سہ ماہی میں ملکی قرضے کی نمو 7 فیصد تھی جو تیسری سہ ماہی میں کم ہو کر 4.4 فیصد رہ گئی (دیکھئے شکل 5.5)۔ ملکی قرضے کی نمو میں سست رفتاری مالیاتی خسارہ بڑھنے اور بیرونی رقوم کی آمد کم رہنے کے باوجود ہوئی۔ یہ ظاہری تضاد دراصل مرکزی بینک سے حکومتی امانتوں کے بھاری اخراج کی وجہ سے تھا۔

<sup>4</sup> اس میں ایف ای بی بی، ایف سی بی سی، ڈی بی سی اور خصوصی امریکی ڈالر بانڈ شامل ہیں جو ملکی شہریوں کی تحویل میں ہوتے ہیں۔ پہلے یہ بیرونی قرضہ واجبات کا اور اب ملکی قرضے کا حصہ ہیں۔

## ملکی قرضے کی ہیئت ترکیبی

بلند مالیاتی خسارے کی موجودگی میں بیرونی رقوم کی آمد میں کمی کی وجہ سے حکومت کو بجٹ خسارہ پورا کرنے کے لیے ملکی ذرائع سے اضافی رقوم پر انحصار کرنا پڑا۔ قومی بچت اسکیموں سے مناسب رقوم کی عدم دستیابی کی بنا پر جولائی تا مارچ م س 10ء میں مالیاتی ڈھانچے کا دارومدار بڑی حد تک بینکاری نظام پر رہا۔ ٹی بلز کی نیلامیوں میں جدولی بینکوں کی بڑھی ہوئی شرکت نے سرکاری بجٹ خسارے کے لیے 310.6 ارب روپے فراہم کیے جبکہ پچھلے سال اسی عرصے میں 159.1 ارب روپے فراہم کیے گئے تھے۔ نتیجتاً مجموعی ملکی قرضے میں قلیل مدتی قرض کا غلبہ مسلسل دوسرے سال جاری رہا۔ اس سے شرح سود کے قلیل مدتی اتار چڑھاؤ کے حوالے سے کمزوری کی عکاسی ہوتی ہے، جس سے آئندہ قرضے کے انتظام میں بے یقینی کا پہلو آ سکتا ہے۔

مستقل قرضے کی تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے واجب الادا اشاک میں پی آئی



بیز کا حصہ غالب رہا۔ جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران پی آئی بیز نے اس میں 152.4 ارب روپے کا اضافہ کیا جبکہ پچھلے سال اسی مدت میں 9.7 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ زیر جائزہ مدت کے دوران پرائز بانڈز سے بھی خسارے کی مجموعی مالکاری میں 27.3 ارب روپے شامل ہوئے (دیکھئے شکل 5.6)۔ اگرچہ حکومت نے جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران نئے پرائز بانڈز لا کر 94.4 ارب روپے وصول کیے تاہم بھاری بیبانے پر پرائز بانڈ بھنائے جانے سے خالص وصولیاں بہت کم رہ گئیں۔

رواق قرضہ جو ٹریڈری بلز پر مشتمل ہے، جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران کسی قدر زیادہ بڑھا (دیکھئے جدول 5.3)۔ رواق قرضے میں تیزی سے اضافے کا سبب کمرشل بینکوں کے پاس ٹی بلز کی تحویل تھی جو جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران 39.0 فیصد بڑھ گئی جبکہ پچھلے سال اسی

جدول 5.3: ملکی قرضہ (جولائی تا مارچ)						
قرضہ ارب روپے میں، نواور حصہ فیصد میں						
قرضہ		شرع نمو		حصہ		
میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	
771.2	652.3	13.7	7.2	17.2	17.4	مستقل
2,299.8	1,923.5	20.8	17.5	51.2	51.2	رواں
جس میں						
1,106.7	696.1	39.0	29.6	24.6	18.5	ایم آئی بی
1,193.1	1,227.3	7.7	11.5	26.2	32.7	ایم آر بی
1,411.7	1,174.7	11.1	15.1	31.4	31.3	غیر قرض
8.0	8.0	0.0	-5.9	0.2	0.2	غیر ملکی کرنسی
4,482.7	3,750.4	16.3	14.8	100.0	100.0	ملکی قرضہ
* اس میں کرنشل بینکوں کو ایم آر بی کی فروخت شامل ہے۔						

عرصے میں 29.6 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ ایم آر بی 7.7 فیصد بڑھ گئے جبکہ پچھلے سال 11.5 فیصد بڑھے تھے، تاہم یہ نمو تشریف کا باعث رہی کیونکہ اس سے آئی ایم ایف کے اسٹینڈ بائی ارتجمنت کے تحت مرکزی بینک سے حکومتی قرض گیری کی سہ ماہی حدود کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔

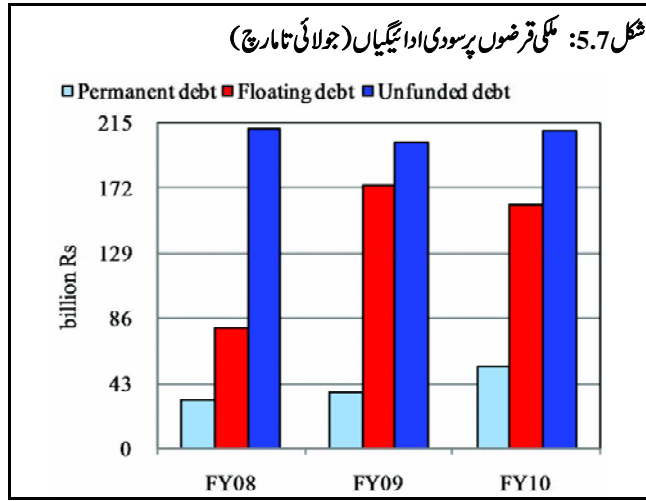
میں 10ء کی تیسری سہ ماہی میں غیر فنڈ قرضے کے واجب الادا اسٹاک کی سہ ماہی نمونہ میں جاری رہی۔ اس سست رفتاری کا بڑا سبب قومی بچت اسکیموں کے وثیقہ جات کی کمتر خالص نمونہ قومی بچت اسکیموں کے تمام اہم وثیقہ جات پر واجب الادا قرضے کے اسٹاک میں مثبت نمونہ ہوئی سوائے ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس کے جن میں 35.1 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ قومی بچت اسکیموں کے ذریعے خالص آمد قومی جولائی تا مارچ میں 10ء میں 141.1 ارب روپے ہوئی جو مئی 10ء کے لیے حکومت کے میزانیہ تخمینوں کا صرف 61.4 فیصد ہے۔ نتیجتاً بینکوں سے حکومت کی ماکاری ضروریات اس دوران تیزی سے بڑھ گئیں۔

جدول 5.4: قومی بچت اسکیموں کے اہم قرضہ وثیقہ جات کی خام اور خالص وصولیاں (جولائی تا مارچ)				
ارب روپے				
میں 10ء		میں 09ء		
خالص	خام	خالص	خام	
-35.1	37.4	-15.7	53.5	ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس
52.0	95.4	69.0	220.5	ایچ ایس سیونگ سرٹیفکیٹس
33.9	48.3	26.4	67.3	ریگولر اکٹم سرٹیفکیٹس
45.1	72.7	57.6	285.2	بہبود سیونگ سرٹیفکیٹس
29.8	46.5	13.4	57.4	ایچ ایس سیونگ اکاؤنٹس
16.4	140.0	5.9	210.4	دیگر
142.1	440.8	156.6	894.3	مجموعہ
ماخذ: مرکزی محکمہ قومی بچت				

جولائی تا مارچ میں 10ء کے دوران قومی بچت اسکیموں کے ذریعے حاصل ہونے والی مجموعی رقم 440.8 ارب روپے تھی، جو اسی مدت میں خالص وصولیوں سے تقریباً تین گنا ہے (دیکھئے جدول 5.4)۔ ملکی قرضے کے حوالے سے ثانوی بازار کی معلومات کے مطابق اس عرصے کے دوران حکومتی تمسکات (ٹی بلز اور پی آئی بیز) میں غیر بینک سرمایہ کاری اچانک بڑھ گئی۔ مثال کے طور پر

جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران غیر بینکوں کی تحویل میں ٹی بلز کی مالیت 96.7 ارب روپے تھی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 4.7 ارب روپے رہی تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرمایہ کار قلیل مدتی قرضہ وثیقہ جات میں رقم لگانے کو ترجیح دیتے ہیں۔

### ملکی قرضے پر سودی ادائیگی



جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران ملکی قرضے پر سودی ادائیگی میں 3.1 فیصد نمو ہوئی جو پچھلے سال کے اسی عرصے کی 27.2 فیصد نمو سے خاصی کم ہے۔ نمونیں اس سست رفتاری کا سبب زیر جائزہ مدت کے دوران رواں قرضے پر سودی ادائیگی میں کمی ہے (دیکھئے شکل 5.7)۔

مزید تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مستقل قرضے کی واپسی کی لاگت جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران تیزی سے بڑھی۔ اس اضافے کا سبب 10 سالہ پی آئی بیز پر سودی ادائیگی تھی،

کیونکہ پی آئی بیز کے مجموعی واجب الادا اشاک میں اس کا حصہ بڑھ گیا۔ دوسری طرف رواں قرضے پر سودی ادائیگی میں جولائی تا جنوری م 10ء کے دوران 7.1 فیصد کمی ہوئی جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 115.6 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ یہ سست رفتاری زیادہ تر ایم آر ٹی بیز پر سودی ادائیگیوں میں کمی کی بنا پر آئی کیونکہ رواں مالی سال کے ابتدائی دور میں حکومت نے خاصی رقم واپس کر دی۔ تاہم کمرشل بینکوں کی مالکاری پر حکومت کے بڑھے ہوئے انحصار سے م 10ء کے بقیہ مہینوں میں رواں قرضے پر سودی ادائیگیاں بڑھ سکتی ہیں۔

غیر فنڈ قرضے پر سودی ادائیگیاں جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران 210 ارب روپے رہیں جبکہ پچھلے برس اسی عرصے میں 202.1 ارب روپے تھیں۔ اعداد و شمار کے تجزیے سے انکشاف ہوتا ہے کہ بہبود سیونگ سرٹیفکیٹس، سٹیٹل سیونگ سرٹیفکیٹس اور پی بی ایز پر سودی ادائیگیاں اس عرصے کے دوران خاصی بڑھ گئیں۔ یہ امر غیر فنڈ قرضے کے واجب الادا اشاک میں ان وثیقہ جات کے حصے میں اضافے سے مطابقت رکھتا ہے۔ دوسری جانب ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس کی سودی ادائیگی کی شکل میں ماہانہ رقم کے اخراج میں مسلسل کمی کا رجحان دیکھا گیا۔ تاہم مجموعی سودی لاگت میں 126.2 ارب روپے کے خالص اضافے کے ساتھ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس اب بھی غیر فنڈ قرضے کی واپسی میں سب سے بڑا جز ہیں۔

### بائس 5.1: حکومتی ضمانتیں۔ مالیاتی پائیداری کے لیے خطرہ

جن ملکوں میں بجٹ خسارے مسلسل اور بلند ہوتے ہیں وہاں حکومتی ضمانتیں مالیاتی صورتحال کے لیے سنگین مضمرات رکھتی ہیں۔ حال میں بیشتر حکومتوں نے متعدد سرکاری اداروں کو ضمانتیں جاری کر کے سرکاری امداد مہیا کرنے کے غلط طریقے متعارف کرائے ہیں۔ بجٹ سے ہٹ کر اس طرح کی سرکاری سرگرمیاں حکومت کے اخراجات پر اضافی بوجھ بنتی ہیں اور ان کے نتیجے میں قرضے اور جی ڈی پی کا تناسب بڑھتا ہے۔



پاکستان میں حکومتی ضمانتیں عموماً ہنگامی واجبات کی شکل میں ہوتی ہیں۔ ان واجبات کو براہ راست شناخت نہیں کیا جاتا کیونکہ حکومت کی اصل لاگت مستقبل میں کسی واقعے کے ہونے سے جڑی ہوتی ہے۔ ہنگامی واجبات میں غیر یقینی کیفیت کا عنصر مالیاتی تجربے میں کمی پیچیدگیوں پر منتج ہوتا ہے۔ مالیاتی تجربے میں حکومتی ضمانتوں کی شمولیت بھی اہم ہے کیونکہ عموماً حکومت ان خطرات کا احاطہ کرتی ہے جن سے ناوہنگی کا امکان بڑھ سکتا ہے۔ اگرچہ حکومت کے لیے تمام مالیاتی خطرات سے بچنا ناممکن ہے تاہم پالیسیوں میں ان مسائل کو شناخت کر کے اور ان پر غور کر کے ان خطرات کو کم کیا جاسکتا ہے۔

جدول 5.1.1: حکومت کی جاری کردہ ضمانتیں		
ارب روپے		
جولائی تا مارچ 2010ء	مئی 2009ء	جولائی تا مارچ 2010ء
6.8	25.0	چائی آئی اے
133.0	228.3	واپڈا
6.0	1.0	پن اے ایف شہباز ایئر ہیبڈ کوآرڈ
	20.0	این آئی ٹی
17.0		ریلیز ڈویژن
10.0		نیا ایس ایم
3.0		ای ای ایس سی
1.0		پاک ٹیکسٹائل ٹریڈنگ
1.1		ٹی آئی پی
177.9	274.3	کل
1.18	2.1	بلحاظ فیصد جی ڈی پی

ماخذ: بجٹ ونگ، ای ایف ونگ اور ڈی پی سی او عملے کا تخمینہ

جدول 5.1.1 کے مطابق جولائی تا مارچ 2010ء کے دوران جاری کردہ نئی ضمانتیں 177.9 ارب روپے یعنی جی ڈی پی کے 1.18 فیصد تک پہنچ گئیں جو مالیاتی ذمہ داری اور تحدید قرضہ ایکٹ 2005ء کی پورے سال پر عائد کردہ 2 فیصد حد سے کم ہے۔ یہ بات اہم ہے کہ مئی 2009ء میں جاری کردہ حکومتی ضمانتوں کا حجم 274.3 ارب روپے تک جا پہنچا جو مذکورہ ایکٹ کی عائد کردہ حد کی خلاف ورزی ہے۔

حکومت کے نئے واجبات کے بارے میں معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ اس مدت کے دوران سب سے زیادہ ضمانتیں واپڈا کو دی گئیں۔ حکومت نے گردش قرضے کو چکانے کے لیے پاکستان الیکٹرک پاور کمپنی (پیکو) کی جاری کردہ میعاد مالکاری سرٹیفکیٹس کی ضمانتیں فراہم کیں۔ حکومت پاکستان کی قائم کردہ بجلی کی اس کمپنی نے 30 ستمبر 2009ء کو 85.0 ارب روپے کے ٹی ایف بیز جاری کر کے بجلی کی کمپنیوں کا قرضہ جزی طور پر اپنے ذمے لیا ہے۔ گردش قرضے کے بقیہ اسٹاک کی آخری تاریخ میں توسیع اور بجلی کے نرخوں کے فرق میں تاخیر کی بنا پر ان ضمانتوں کا حجم آئندہ مہینوں میں بڑھ سکتا ہے۔ یہ اقدامات حکومتی اخراجات پر اضافی بوجھ اور مسلسل بڑھتے ہوئے جی ڈی پی کے تناسبات پر منتج ہو سکتے ہیں۔

سرکاری شعبے کی پیشتر اثر پرانز کو پہلے ہی جاری کردہ ضمانتوں کے علاوہ اب حکومت ٹی سی پی، پاسکو اور صوبائی حکومتوں کے اجناس کی مالکاری کے قرضوں پر بھی ضمانتیں جاری کر رہی ہے۔ تاہم یہ ضمانتیں مالیاتی ذمہ داری اور تحدید قرضہ ایکٹ 2005ء کی عائد کردہ جی ڈی پی کے 2 فیصد کی حد میں کبھی شامل نہ تھیں۔ اس قسم کے اقدامات سے نہ صرف سرکاری قرضے کے اسٹاک کا بیان کردہ حجم اصل سے کم ظاہر ہوتا ہے اور آئندہ کے بڑھتے ہوئے واجبات کے لیے خطرہ پیدا ہوتا ہے بلکہ نجی سرمایہ کاری کی گنجائش ختم ہونے کا امکان بھی رہتا ہے۔

مستقبل میں حکومت کو نیم مالیاتی سرگرمیوں میں مشغول متعدد سرکاری اداروں کے کردار کا ازسرنو جائزہ لینا چاہیے۔ خصوصاً نظم و نسق کے ڈھانچے کو مضبوط بنا کر ان سرکاری اداروں کی کارکردگی بہتر بنائی جاسکتی ہے۔ سرکاری شعبے کی اثر پرانز کو ضمانتیں جاری کرتے وقت حکومت کو شفاف رہنے کی ضرورت ہے اور اپنے پوشیدہ قرضے کے اسٹاک کے تخمینے فراہم کرنے چاہئیں۔ نیز اس طرح کی ہنگامی صورت ہائے حال سے نمٹنے کے لیے واضح پالیسی موجود ہونی چاہیے۔ اگرچہ مالیاتی ذمہ داری اور تحدید قرضہ ایکٹ 2005ء میں نئی ضمانتوں کے اجراء پر حکومت کا اختیار محدود ہے تاہم اس حل میں قانونی اور ادارہ جاتی فریم ورک کے قیام کو شامل کیا جانا چاہیے، جو ان پوشیدہ لاگوں کی مناسب اکاؤنٹنگ کو یقینی بنائے۔

اس سلسلے میں مسئلہ مالیاتی اکاؤنٹنگ کا ہے جو بعض اوقات حکومتی موقف کے اثر کو صحیح طور پر ظاہر نہیں کرتی۔ عام طور پر سرکاری مالیات کے اعداد و شمار نقد کی بنیاد پر ریکارڈ کیے جاتے ہیں۔ پاکستان میں ضمانتیں مالیاتی کھاتوں میں اس وقت ظاہر کی جاتی ہیں جب ہنگامی صورت سامنے آتی ہے اور حقیقتاً نقد ادائیگی کی جاتی ہے۔ بین الاقوامی اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈز کا تقاضا ہے کہ ضمانتوں کو ایکریٹل پر مبنی اکاؤنٹنگ میں ریکارڈ کیا جائے۔ حکومت کو بجٹ سازی کے وقت یہ یقین کرنا چاہیے کہ ضمانتوں کو واجبات کے طور پر ریکارڈ کیا جائے یا ہنگامی واجبات کے طور پر، اور اگر یہ امکان زیادہ ہو کہ خرچ واقعاً ہوگا تو حکومت متوقع لاگت کا تخمینہ لگائے اور بجٹ میں شامل کرے۔